سورة مريم

١٦ - ٣٣

وَ اذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ﴿۱۶﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ
فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّىْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ
اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ
بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا
مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ
يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ
سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَ هُزِّىْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۙ﴿۲۵﴾ فَكُلِىْ وَ اشْرَبِىْ وَ قَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا
تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْۤ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا
تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ
بَغِيًّا ۖۚ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ ۫ اٰتٰنِىَ
الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۙ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۖ﴿۳۱﴾ وَّ
بَرًّۢا بِوَالِدَتِىْ ۫ وَ لَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

مكية

آيات 98

كهيعص ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

توحید کی دعوت اور انبیاء کی مشترکہ تعلیمات - عقیدۂ تثلیث اور شرک کی واضح تردید- ایمان والوں کو صبر، استقامت اور اصل دین پر قائم رہنے کی تلقین

عقائد: توحید، تثلیث کی تردید، آخرت

دعوت: توحیدی دعوت، انبیاء کی دعوت، نصیحت

اخلاقی تعلیمات: تقویٰ و پرہیزگاری، صبر و شکر، نماز و اعمالِ صالحہ

قصص الانبیاء (1-59)

آیات 1 تا 15
قصۂ زکریا و یحییٰ (یحییٰ کی معجزانہ ولادت)
بیٹے کی ضرورت کے اسباب

آیات 51 تا 53
قصۂ موسیٰ و ہارون

آیات 16 تا 40
قصۂ مریم و عیسیٰ
ولادتِ عیسیٰ علیہ السلام

آیات 54 تا 55
قصۂ اسماعیل علیہ السلام

آیات 41 تا 50
قصۂ ابراہیم علیہ السلام
(بطور داعی اور توحید کے علمبردار)

آیات 56 تا 58
قصۂ ادریس علیہ السلام
وصفات الانبیاء

دیگر مضامین (60-98)

آیات 59 تا 65
انبیاء علیہ السلام کے بعد امتوں میں
ان کے ناخلف جانشین

آیات 77 تا 87
مغرور اور متکبر انکار کرنے والوں
کے غلط طرزِ استدلال کی تردید

آیات 66 تا 76
قیامت کی تکذیب کرنے والوں (قریش
مکہ) کو زجر و تنبیہ اور ان کا انجام

آیات 88 تا 95
اللہ کا بیٹا ہونے کے باطل عقیدے کی سخت
تردید- قیامت کے حتمی انجام کی طرف توجہ

آیات 96 تا 98
قرآن انذار و تبشیر کے لیے سب سے بہترین چیز ہے
آپ ﷺ کو تسلی

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ - اور ذکر کیجیے کتاب میں مریم کا

ذَکَرَ یَذْکُرُ ، ذِکْرًا : ذکر کرنا

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا - جب وہ الگ ہوئی اپنے گھر والوں سے

اِنْتَبَذَ یَنْتَبِذُ ، اِنْتِبَاذٌ : جدا ہونا، الگ ہونا (VIII)

مَكَانًا شَرْقِيًّا - اپنے گھر والوں سے مشرق کی جانب

فَاتَّخَذَتْ - پھر اس نے بنالیا

اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : پکڑنا، بنانا (VIII)

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا - انکی طرف سے ایک پردہ

دُوْن: سوا، طرف، بغیر

حِجَاب: پردہ

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا - پھر ہم نے بھیجا اس کی طرف

رُوْحَنَا - اپنی روح (جبرائیل علیہ السلام) کو

فَتَمَثَّلَ لَهَا - تو اس نے شکل اختیار کی اس کے سامنے

تَمَثَّلَ یَتَمَثَّلُ ، تَمَثُّلٌ : صورت پکڑنا، شکل اختیار کرنا (V)

اردو میں : مثال، مثل، تمثیل، مثیل، مثلہ، تمثال

بَشَرًا سَوِيًّا - ایک کامل انسان کی

قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾

قَالَتْ - (مریم نے) کہا

اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ - بیشک میں پناہ چاہتی ہوں رحمان کی

(ع و ذ)

عَاذَ يَعُوْذُ ، عَوْذٌ : پناہ مانگنا

مِنْكَ - تجھ سے

اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا - اگر ہے تو کوئی ڈر رکھنے والا

تَقِيًّا : وِقَايَةٌ مصدر سے صفت مشبہ (ڈرنے والا، متقی پرہیز گار)

قَالَ اِنَّمَآ - (فرشتے نے) کہا بیشک میں تو

اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ - بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا

لِاَهَبَ لَكِ - تاکہ میں عطا کروں تجھے

وَهَبَ يَهَبُ ، وَهْبًا : عطا کرنا، عنایت کرنا

اردو میں: ہبہ کرنا، وہاب (اللہ کا صفاتی نام)، وہبی

غُلٰمًا زَكِيًّا - ایک پاکیزہ لڑکا۔

زَكِيًّا : زَكَآءٌ مصدر سے صفت مشبہ (پاکیزہ، پاک)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ﴿۱۶﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا
فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

اور اے محمدؐ، اس کتاب میں مریم کا حال بیان کرو، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر شرقی جانب گوشہ نشین ہو گئی تھی، اور پردہ ڈال کر اُن سے چھپ بیٹھی تھی اس حالت میں ہم نے اس کے پاس اپنی روح کو (یعنی فرشتے کو) بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔ مریم یکایک بول اٹھی کہ "اگر تو کوئی خداترس آدمی ہے تو میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں" اُس نے کہا "میں تو تیرے رب کا فرستادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں"

(O Muhammad), recite in the Book the account of Mary, when she withdrew from her people to a place towards the east; and drew a curtain, screening herself from people whereupon We sent to her Our spirit and he appeared to her as a well-shaped man. Mary exclaimed: "I surely take refuge from you with the Most Compassionate Lord, if you are at all God-fearing." He said: "I am just a message-bearer of your Lord, I have come to grant you a most pure boy."

آیات 16 تا 36

حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی مماثلت اور توحید کا پیغام

- حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیان کی تمہید ہے
- دونوں نبی خاندانی اعتبار سے پیش رو اور شریک ہیں، دونوں کی معجزانہ ولادت اور توحیدی تعلیمات یکساں ہیں، مگر نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو خدا بنا ڈالا
- یہاں اس مقام پر دونوں نبیوں کی مماثلت پیش کرکے نصاریٰ کو چیلنج کیا گیا ہے کہ وہ اپنے پیدا کردہ فرق (توحید بمقابلہ تثلیث) کا جواز پیش کریں۔

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّىْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

حضرت یحییٰؑ کے ذکر کے بعد عیسیٰ (علیہ السلام) کی ولادت اور ان کی والدہ حضرت مریمؑ کا قصہ

- حضرت مریم کے اس واقعہ کو حضرت زکریا (علیہ السلام) کے واقعہ کے بعد ذکر کرنے سے شاید یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت زکریا اور حضرت مریم کے واقعات دونوں اللہ تعالیٰ کی مطلق قدرت کے مظہر ہیں کہ وہ ناممکنات کو ممکن بنا سکتا ہے۔ ان دونوں معجزاتی پیدائشوں کے باوجود حضرت یحییٰ کو اللہ کا بیٹا نہ کہا گیا، جبکہ حضرت عیسیٰ کو محض باپ کے بغیر پیدا ہونے پر اللہ کا بیٹا قرار دینا ایک واضح تضاد اور دینِ الٰہی میں تحریف ہے۔
- حضرت مریم اپنی والدہ کی نذر کے مطابق ہیکل (بیت المقدس) کی خدمت کے لیے ہے دیدی گئی تھیں (تفصیل سورۃ آلِ عمران میں)۔ قدیم ہیکل کا مشرقی حصہ عورتوں کے لیے خاص تھا۔ وہ اس حصہ میں ایک طرف پردہ ڈال کر معتکف ہو گئیں

(نصاریٰ نے اپنا قبلہ جو مشرق کو بنایا اس میں بڑا دخل اسی چیز کو ہے کہ وہ ہیکل کی مشرقی سمت کو اپنی خاص سمت سمجھتے ہیں)

- اچانک ایک روز انھوں نے دیکھا کہ ایک تندرست و توانا آدمی ان کے سامنے کھڑا ہوا ہے۔ اس منظر سے ان کا گھبرا اٹھنا بالکل فطری تھا۔ وہ اللہ کی پناہ میں آتی ہے۔ اللہ سے پناہ طلب کرتی ہے، اس شخص کو اللہ اور تقویٰ و طہارت کا واسطہ دیتی ہے۔ اللہ کے خوف کا واسطہ دیتی ہے، وہ کہتی ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، یہ جگہ خالی نہیں ہے۔ اللہ موجود ہے
- وہ درحقیقت آدمی کی شکل میں جبرائیل (علیہ السلام) تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ فرشتہ ہے۔ اور اللہ کی طرف سے اس لیے آیا ہے کہ حضرت مریم کو معجزاتی طور پر ایک بچہ عطا کرے (فرشتے نے بطور مجاز فرزند دینے کی نسبت اپنی طرف کردی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اگر کسی نعمت کے ملنے کو اس کے ذریعہ اور واسطہ کی طرف منسوب کیا جائے بشرطیکہ یہ یقین ہو کہ منعم حقیقی اللہ تعالیٰ ہے تو ایسی نسبت درست ہے)

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ - (مریم نے) کہا کیسے ہو گا

لِيْ غُلٰمٌ - میرے ہاں کوئی لڑکا

وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ - حالانکہ نہیں چھوا مجھے کسی بشر نے

مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا : چھونا

وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا - اور نہیں ہوں میں بدکار

اَ كُ اصل میں اَكُوْنَ تھا۔ لم کے عمل سے نون ساکن ہو گیا۔ اجتماع ساکنین سے واؤ حرف علت گر گیا۔ اَ كُن رہ گیا

بَغِيًّا : بَغْيٌ سے صفت مشبہ (بدکار)

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ - (فرشتے نے) کہا اسی طرح (ہی ہو گا) تیرے رب نے فرمایا

هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ - ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان ہے

هَيِّنٌ : هُوْنٌ سے صفت مشبہ (بہت آسان)

وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ - اور تاکہ ہم بنا دیں اسے ایک نشانی لوگوں کے لیے

وَرَحْمَةً مِّنَّا - اور رحمت (بنا دیں) اپنی طرف سے

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا - اور ہے (یہ) معاملہ طے شدہ

مَّقْضِيًّا : قَضَآءٌ مصدر سے اسم مفعول (جس کا فیصلہ کر دیا گیا ہو)

فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ‌ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾

فَحَمَلَتۡهُ - پس اُس (مریمؑ) نے اٹھایا اس (بچے) کو (پیٹ میں)

حَمَلَ يَحْمِلُ ، حَمْلًا : اٹھانا، حاملہ ہونا

فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ - پھر وہ الگ ہو گئی اس کے ساتھ

اِنْتَبَذَ يَنْتَبِذُ ، اِنْتِبَاذٌ : الگ ہونا، جدا ہونا (VIII)

مَكَانًا قَصِيًّا - ایک دور والی جگہ (ق ص و)

قَصَا يَقصُو ، قَصْوًا : دور ہونا

قَصِيًّا : قَصْوًا سے صفت مشبہ (دور دراز)

اردو میں : اقصاء (اقصائے عالم، مسجد اقصیٰ)

فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ - پھر لے آیا اسے دردِ زِہ

أجاءَ يُجِيء ، إجاءةً : لے آنا، لانے میں مجبور کرنا (VI)

مَخاض: دردِ زِہ

مَخاض: مَخَضَ (فعل) سے اسم مصدر

اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ - کھجور کے تنے کی طرف

جِذْعِ : تنا (درخت کا- (جمع جُذُوع)

اَلنَّخْلَة : کھجور

قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ - (مریم نے) کہا اے کاش

يٰلَيْتَنِىْ (يَا- لَيْت - نِ -ىْ)

يَا : حرفِ ندا- (اے)

لَيْتَ : حرفِ تمنا- (کاش)

مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا - میں مر جاتی اس سے پہلے

مَاتَ يَمُوْتُ ، مَوْتًا : مرنا

وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا۔ اور میں ہو جاتی بھولی بسری (چیز) (ن س ي)

نَسْيًا: مصدر (بھولنا)

مَّنْسِيًّا : مفعول (بھولا ہوا)

نَسْيًا اور مَنْسِيًّا دونوں ایک ہی مادے سے مشتق ہیں، جو تکرار کے ساتھ مفہوم میں تاکید، شدت اور جامعیت پیدا کرتے ہیں۔ (بھولی ہوئی چیز)

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّ لَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ‌ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ‌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا‌ ۚ وَ
كَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتۡهُ فَانْتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ‌ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ
نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾

مریم نے کہا " میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں "فرشتے نے کہا "ایسا ہی ہوگا، تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان ہے اور ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اُس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ہو کر رہنا ہے

مریم کو اس بچے کا حمل رہ گیا اور وہ اس حمل کو لیے ہوئے ایک دُور کے مقام پر چلی گئ پھر زچگی کی تکلیف نے اُسے ایک کھُجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا وہ کہنے لگی "کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور میرا نام و نشان نہ رہتا"

Mary said: "How can a boy be born to me when no man has even touched me, nor have I ever been unchaste?" The angel said: "Thus shall it be. Your Lord says: 'It is easy for Me; and We shall do so in order to make him a Sign for mankind15 and a mercy from Us. This has been decreed.' "

Then she conceived him and withdrew with him to a far-off place.

Then the birth pangs drove her to the trunk of a palm-tree and she said: "Oh, would that I had died before this and had been all forgotten."

محمد اقبال

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾

حضرت مریم اور فرشتے کا مکالمہ

- فرشتے کی بات سن کر حضرت مریم سخت پریشان ہوئیں اور کہا کہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں ایک کنواری لڑکی ہوں جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی اور نہ میں بدکار ہوں کہ بغیر شادی کے ایسے ویسے کاموں میں دلچسپی رکھوں۔ بچے کا پیدا ہونا تو مرد و عورت کے اتصال کا نتیجہ ہوتا ہے اور مجھے کبھی کسی مرد نے چھوا تک نہیں تو میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟
- قرآن کا یہ بیان اور مقام - لوقا کی انجیل (Gospel of Luke) جس میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے، سے تقابل بیان کرنے کا ہے، جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت مریم کا نکاح کسی یوسف نامی شخص سے ہو چکا تھا -- یہ ایک بت سروپا روایت ہے جو پال کی مہربانیوں سے انجیل میں داخل کی گئی ہے۔
- اس آیت کے الفاظ پر بھی غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ ایک شادی شدہ خاتون ہوتیں اور آپ نے جب اپنے کانوں سے سن لیا کہ فرشتہ مجھے ایک پاکیزہ بچے کی ودلات کی اطلاع دے رہا ہے تو وہ خوشی سے جھوم اٹھتیں کیونکہ ایسا بچہ یقینا خوشی اور افتخار کا باعث ہوتا۔ اس کے بالکل بر عکس حضرت مریم کا ردِ عمل بالکل بر عکس ہے
- حضرت مریم کے شدید استعجاب پر فرشتے نے کہا کہ "ایسا ہی ہوگا"۔ اللہ اس سے پہلے انسانوں کے جدامجد حضرت آدم (علیہ السلام) کو ماں باپ کے اتصال کے بغیر پیدا کر چکے ہیں اور وہ وہ تمہیں اس سے پہلے پیدا کر چکا ہے جبکہ تم سراسر عدم تھے اور اس نے تمہیں معدوم سے وجود بخشا تو جس کی قدرت اس سے پہلے یہ سب کچھ کر چکی ہے تو اب اس کے لیے بغیر باپ کے بیٹا عطا کرنا کیسے مشکل ہو سکتا ہے؟
- حضرت زکریاؑ کو بھی یہی جواب دیا گیا تھا جب انہوں نے بیٹے کی خوشخبری پر اس طرح کے استعجاب کا اظہار کیا تھا (قَالَ كَذٰلِكِ..)

فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ‌ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾

- ان دو مثالوں کے علاوہ جب اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی خوشخبری دی (فرشتے کی زبانی) تو ان کی زوجہ حضرت سارہؑ نے اسے طرح تعجب کا اظہار کیا تو ان کو بھی اس طرح کا جواب دیا گیا کہ "ایسا ہی ہو گا "۔ایسا کرنا اللہ کے نہایت آسان ہے
- یہ آیات حضرت عیسیٰؑ کی بغیر باپ کے پیدائش کو اللہ کی قدرت کی نشانی قرار دیتی ہے، تاکہ لوگوں کو قیامت کی حقیقت اور از سر نو تخلیق پر یقین آئے۔ یہ ولادت اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تخلیق کے لیے اسباب کا محتاج نہیں اور کلمہٗ "کن" سے سب کچھ ممکن ہے (شاید یہی وجہ ہے کہ انجیل اور قرآن دونوں میں آپ کو کلمتہ اللہ کہا گیا ہے)

دور کی جگہ ؟

- حضرت مریمؑ ایک معزز مذہبی گھرانے کی غیر شادی شدہ خاتون تھیں۔ ایسی ایک خاتون کا حاملہ ہونا اس کے لیے ایک ایسی آزمائش تھی کہ جس سے بڑی کوئی آزمائش نہیں۔ اس پریشانی میں مبتلا ہونے کے بعد وہ خاموشی کے ساتھ ہیکل سے نکلیں اور دور کے ایک مقام (بیت اللحم - Bethlehem) چلی گئیں۔
- حضرت مریمؑ کا "ایک دور مقام" جانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ تنہائی اختیار کرنا چاہتی تھیں تاکہ غیر معمولی حمل کی حالت میں لوگوں کی نگاہوں سے دور رہیں اور جب تک اللہ کی مرضی پوری ہو، قوم کی لعنت ملامت اور عام بدنامی سے تو بچی رہیں
- یہ واقعہ بجائے خود اس بات کی بہت بڑی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے۔ اگر وہ شادی شدہ ہوتیں اور شوہر ہی سے ان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ میکے اور سسرال سب کو چھوڑ چھاڑ کر وہ زچگی کے لیے تن تنہا ایک دور درا مقام پر چلی جاتیں۔

فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾

حضرت مریمؑ کے احساسات کی عکاسی

- اس آیت کریمہ کے الفاظ میں حضرت مریمؑ کے جذبات کی عکاسی موجود ہے۔آپ ایک نہایت نیک نام خاندان کی عزت مآب عفیفہ ایک انتہائی سخت امتحان میں ڈالی گئیں کہ وہ کنوار پن میں وہ ایک بچہ جنے۔

(وہ بچہ جو آگے چل کر اللہ کا رسول ہو اور اُس کی طرف سے انسانوں پر حجت بھی ہو، اور اسے قیامت کے وقوع کے لیے نشانی بھی قرار دیا جائے اور یونانی فلسفے کے پیروکار جو علت اور معلول (cause & effect) کے رشتے پر ناقابل تغیر یقین رکھتے ہیں، اس کی پیدائش انھیں یہ بتائے کہ اللہ تعالیٰ کسی نتیجہ کو اخذ کرنے یا کسی کو پیدا کرنے کے لیے علت اور معلول کے ضابطے کا پابند نہیں۔ وہ اگر چاہے تو بغیر باپ کے بھی بیٹے کو پیدا کر سکتا ہے)

- دور اس مقام (بیت اللحم) میں جب بچے کی پیدائش کا وقت آیا تو جس بدنامی پر آج تک وہ پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی تھیں اب اس کے افشا ہونے کا وقت آگیا۔ تو حضرت مریم کی پریشانیاں اپنی انتہا کو پہنچ گئی
- دردِ زہ شروع ہوتے ہی اپنا گھر چھوڑ کر ایک ویرانے میں آگئیں جس میں کھجور کا ایک سوکھا درخت کھڑا تھا اس کی اوٹ میں بیٹھ گئیں لیکن دل مسلسل اس تصور سے کٹا جا رہا تھا کہ وضع حمل کے بعد میں اپنے بچے کو لوگوں کی نگاہوں سے کیسے مخفی رکھوں گی؟ چنانچہ شدت احساس سے ان کی زبان پر یہ حسرت بھرے الفاظ آگئے کہ اے کاش اس سے پہلے میں مر گئی ہوتی اور لوگوں کے حافظہ سے میری یاد بھی محو ہو چکی ہوتی۔ (آپؑ کے یہ الفاظ آپ کی بیچارگی اور درماندگی کے عکاس ہیں)
- (یعنی محض آئندہ کی تہمتوں کا خوف ہی نہیں تھا بلکہ اس بات کی فکر بھی کہ دوسری مشکلات بھی ہیں۔ کسی مددگار کے بغیر وضع حمل، سنسان بیابان میں آرام کے لیے کوئی جگہ نہ ہوتا، پینے کے لیے پانی اور کھانے کے لیے غذا کا فقدان اور نو مولود کے لیے نگہداشت کے کسی وسیلے کا نہ ہونا

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّىْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ - تو آواز دی اس کو، اس کے نیچے سے

نَادٰى يُنَادِىْ ، مُنَادَاةٌ : پکارنا، آواز دینا (III)

اَلَّا تَحْزَنِىْ - کہ تو غم نہ کر

اَلَّا = (اَنْ - لَا) : کہ - نہیں

حَزَنَ يَحْزُنُ ، حُزْنًا : غم کرنا

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ - یقیناً (جاری) کردیا ہے تیرے رب نے

سَرِيًّا : ایک چشمہ (سَرِيٌ - چھوٹی سی نہر)

سَرِيَّة : چھوٹا فوجی دستہ (جس کی جمع سرایا)

تَحْتَكِ سَرِيًّا - تیرے نیچے ایک چشمہ

تَحْتَ : نیچے

چشمہ کے لیے قرآن میں (۱) عَيْنٌ (پانی جاری ہونے کے لحاظ سے)، (۲) يَنْبُوعٌ (زمین سے پانی پھوٹنے کے اعتبار سے) (۳) سَرِيٌ جب جاری پانی چھوٹی نہر کی شکل اختیار کرلے

وَهُزِّىْۤ اِلَيْكِ - اور تو ہلا اپنی طرف

هَزَّ يَهُزُّ ، هَزًّا : ہلانا، جھاڑنا، کسی چیز کو حرکت دینا

بِجِذْعِ النَّخْلَةِ - کھجور کے تنے کو

جِذْع : تنا

اَلنَّخْلَةِ : کھجور

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ - وہ گرائے گی تجھ پر

(س ق ط)

سَاقَطَ يُسَاقِطُ ، مُسَاقَطَةٌ : گرانا (III)

رُطَبًا جَنِيًّا - پکی تازہ کھجوریں

رُطَبًا : پکی تازہ کھجوریں

جَنِيًّا : چنی ہوئی — صفت مشبہ

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ - پس تو کھا اور پی

اَكَل : کھانا

شَرِبَ : پینا

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِیۡۤ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ اِنۡسِيًّا ۚ﴿۲۶﴾ فَاَتَتۡ بِهٖ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُهٗ ؕ قَالُوۡا يٰمَرۡيَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَيۡـًٔـا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾

وَ قَرِّیۡ عَيۡنًا - اور ٹھنڈی کر اپنی آنکھیں | قَرَّ يَقَرُّ ، قَرًّا : ٹھنڈا کرنا | عَيۡنًا: آنکھ

فَاِمَّا تَرَيِنَّ - پھر اگر تو ضرور دیکھے | اِمَّا = (اِنْ + مَا) | رَاٰی يَرٰی ، رُؤْيَةٌ: دیکھنا | نُون مشدده سے معنی میں تاکید

مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا - آدمیوں میں سے کسی ایک کو

فَقُوۡلِیۡۤ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ - تو کہہ دے بیشک میں نے نذر مانی ہے | نَذَرَ يَنۡذُر ، نَذۡرًا :نذرمانا (To vow)

لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا - رحمان کے لیے روزے کی

فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ - سو ہرگز نہیں میں بات کروں گی آج | كَلَّمَ يُكَلِّمُ ، تَكۡلِيۡمًا : بولنا،کلام کرنا (II)

اِنۡسِيًّا - کسی انسان سے | إِنْسِيًّا : " اِنْسٌ " سے نسبت کا صیغہ-(Relative Adjective) (جنسِ انسانی)

فَاَتَتۡ بِهٖ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُهٗ - پھر وہ لے کر آئی اس کو اپنی قوم کے پاس اٹھائے | اَتٰی يَاۡتِیْ ، اِتْيَانًا : لانا (آنا)

قَالُوۡا يٰمَرۡيَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ - انہوں نے کہا اے مریم ! بلاشبہ یقیناً تو نے کیا ہے | جَآءَ يَجِیۡٓءُ ، مَجِیۡٓءٌ : آنا

شَيۡـًٔـا فَرِيًّا - کام بہت برا | فَرِيًّا : صفت مشبہ (گھڑی ہوا۔بناوٹی۔ عجیب۔ حیران کن، قبیح) | مادہ: ف ر ی سے

فَرَی يَفۡرِي ، فَرۡيًا: ششدر رہ جانا (ہر امرِ عظیم، خواہ اچھا ہو یا برا فَرَی ہے

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِىْ
وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا
تَحْمِلُهٗ ۗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

فرشتے نے پائنتی (نیچے کی جانب) سے اس کو پکار کر کہا "غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے اور تو ذرا اِس درخت کے تنے کو ہلا، تیرے اوپر تر و تازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی، پس تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اس سے کہہ دے کہ میں نے رحمان کے لیے روزے کی نذر مانی ہے، اس لیے آج میں کسی سے نہ بولوں گی پھر وہ اس بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی لوگ کہنے لگے "اے مریم، یہ تو تو نے بڑا پاپ کر ڈالا

Thereupon the angel below her cried out: "Grieve not, for your Lord has caused a stream of water to flow beneath you. Shake the trunk of the palm-tree towards yourself and fresh and ripe dates shall fall upon you. So eat and drink and cool your eyes; and if you see any person say to him: 'Verily I have vowed a fast to the Most Compassionate Lord, and so I shall not speak to anyone today.' " Then she came to her people, carrying her baby. They said: "O Mary! You have committed a monstrous thing.

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـــًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

حضرت مریمؑ کو بشارت

- حضرت مریم کی پریشانی اور بیچارگی نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حرکت دی۔ فرشتے نے اس کھجور کے درخت کے نیچے سے آواز دی کہ اے مریم تمھیں غم زدہ ہونے کی ضرورت نہیں، یہ دیکھ کہ تیرے رب کی عنایات کس طرح تیری طرف متوجہ ہیں۔ اس نے تیرے پائیں اور تیرے قریب ایک چشمہ جاری کر دیا ہے تاکہ اس کے ٹھنڈے پانی سے تو اپنی پیاس بجھائے۔
- اس کھجور کے تنے کو ہلاؤ۔ تم پر عمدہ پکی ہوئی کھجوریں گرنے لگیں گی۔
- حضرت مریم پریشانیوں اور دردِ زہ میں ڈوبی ہوئی لڑکی اس تنے کو کیا حرکت دے سکتی تھیں ؟ یہ رحمت الٰہی کے ظہور کا ایک بہانہ تھا کہ تم اس تنے کو ہلانے کی کوشش کرو، اللہ کی رحمت تمہارے شاملِ حال ہو گی
- ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھنے کی بھی ہدایت کی کہ اپنے نو مولود کی طرف تو دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے میں تیرے لیے کیا ٹھنڈک کا سامان رکھا ہے تو اس کو دیکھتے ہی تم اپنا غم بھول جاؤ گی۔
- حضرت مریم کو سب سے زیادہ جس بات کا اندیشہ تھا وہ یہ تھا کہ بچے کو دیکھ کر لوگ جو سوال کریں گے ۔اس پر فرشتے نے انہیں کہا کہ اگر لوگ اس کے بارے میں پوچھیں تو تمہیں کچھ بولنے کی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب اب ہمارے ذمے ہے
- انہیں کہا گیا کہ پوچھنے والوں کو اشارے سے بتائیں کہ وہ کلام نہیں کریں گی۔ ان کا روزہ ہے
- خاموشی کا روزہ : یہود کی شریعت میں خاموشی بھی روزے کے شرائط میں تھی (یہود کے مذہبی اسفار میں " خاموش رہو " کی تعبیر اللہ کو یاد کرنے اور اس کی عبادت کرنے کے لیے جگہ جگہ استعمال ہوئی ہے۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖۚ ﴿۲۸﴾

حضرت مریم کو خاندان والوں کی ملامت

- حضرت مریم جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئیں تو اپنے بچے کو لے کر اپنے گھر لوٹیں۔ اہل خانہ دیکھتے ہی ہکہ بکہ رہ گئے۔ ان کے لیے یہ تصور بھی نا قابل برداشت تھا کہ ان کے خاندان کی کوئی لڑکی اور وہ بھی مریم جیسی زاہدہ و عابدہ کبھی اس حرکت کا ارتکاب کر سکتی ہے۔ خاندان کے دوسرے لوگوں کو علم ہوا تو سب مرد وزن دوڑے ہوئے آئے اور مریم پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔
- خاندان والوں نے جو کچھ کہا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ مریم تم نے بہت بری حرکت کی ہے۔ تم ہارون کی بہن ہو، یعنی تمہارا اس قبیلے سے تعلق ہے جو قبیلہ حضرت ہارون (علیہ السلام) کی طرف منسوب ہے تم اس پیغمبر کی اولاد ہو۔ خاندان کی عزت و حرمت کو تم نے پامال کر دیا ہے، اور تم نے یہ بھی نہ سوچا کہ تمہارا باپ کس قدر صالح اور نیک نام آدمی تھا اور تیری ماں کیسی عفیفہ تھی۔ تم نے تو ایسی حرکت کی ہے جیسے بد نام، بد کردار اور بدکار مرد وزن کی اولاد حرکتیں کرتی ہے۔
- **ہارون کی بہن** —سے دو مفہوم مراد ہو سکتے ہیں :
- ایک یہ کہ انھیں ظاہری معنی میں لیا جائے اور یہ سمجھا جائے کہ حضرت مریم کا کوئی بھائی ہارون نامی ہو۔ (اس کے حق میں دلیل ترجیح یہ ہے کہ بعض روایات میں خود نبی ﷺ سے یہ معنی منقول ہوئے ہیں)
- دوسرے یہ کہ عربی محاورے کے مطابق اخت ہارون کے معنی " ہارون کے خاندان کی لڑکی " لیے جائیں، کیونکہ عربی میں یہ ایک معروف طرز بیان ہے (اس معنی کی تائید میں دلیل یہ ہے کہ موقع و محل اس معنی کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ یہ ہارون کوئی گمنام شخص نہیں بلکہ بہت معروف اور انتہائی معزز شخص ہو۔ جس سے مراد پیغمبر حضرت ہارون علیہ السلام ہیں)

يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖۚ ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۙ﴿۳۰﴾

يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ - اے ہارون کی بہن !

اُخْتَ : بہن

مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ - نہ تھا تیرا باپ برا آدمی

اَبُوْ : باپ | اِمْرَاَ : مرد، انسان، شخص، آدمی (مذکر) | اِمْرَأَةٌ : عورت (مؤنث)

سَوْءٍ : مصدر (برا ہونا، برا)

وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا - اور نہ تھی تمہاری ماں بدکار

اُمٌّ : ماں | بَغِيًّا : بَغْيٌ سے صفتِ مشبہ (بری، بدکار)

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ - تو اس نے اشارہ کیا اس (بچے) کی طرف

اَشَارَ يُشِيْرُ ، اِشَارَةٌ : اشارہ کرنا (IV)

قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ - انہوں نے کہا کیسے ہم کلام کریں (اس سے)

مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا - (اس سے) جو ہے گود میں بچہ

مَهْد : گہوارہ/ گود | صَبِيًّا : صُبُوٌّ سے صفتِ مشبہ (ماں کا) دودھ پیتا بچہ

قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ - (بچے نے) کہا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں

اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ - اس نے دی ہے مجھے کتاب

اٰتٰى يُؤْتِىْ ، اِيْتَآءٌ : دینا (IV)

وَ جَعَلَنِىْ نَبِيًّا - اور بنایا ہے مجھے نبی

وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾

وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا - اور بنایا ہے مجھے بابرکت

بَارَكَ يُبَارِك ، مُبارَكةً : برکت دینا (III)

اَیْنَ مَا كُنْتُ - جہاں کہیں (بھی) میں ہوں

وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ - اور اس نے مجھے وصیت کی ہے نماز اور زکوۃ کی

اَوْصٰی يُوْصِیْ ، اِیْصَآءٌ
تاکیدی حکم دینا (IV)

مَا دُمْتُ حَیًّا - جب تک میں رہوں زندہ

دَامَ يَدُوْمُ ، دَوْمًا : رہنا

حَيًّا : حَيَاةٌ سے صفتِ مشبہ (زندہ)

وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ - (اور مجھے بنایا) نیکی کرنے والا اپنی والدہ کے ساتھ

حَيًّا : حَيَاةٌ سے صفتِ مشبہ (زندہ)

وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا - اور نہیں اس نے بنایا مجھے سرکش بدبخت

جَبَّار : زبردست، دباؤ والا (مبالغے کا صیغہ)

شَقِيًّا : شَقَاوَةٌ سے صفتِ مشبہ (بدبخت)

وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ - اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں جنا گیا

وَ یَوْمَ اَمُوْتُ - اور جس دن میں فوت ہوں گا

وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا - اور جس دن میں اٹھایا جاؤں گا زندہ کر کے

بَعَثَ يَبْعَثُ ، بَعْثًا : اٹھانا

حَيًّا : حَيَاةٌ سے صفتِ مشبہ (زندہ)

يَٰاُخۡتَ هٰرُوۡنَ مَا كَانَ اَبُوۡكِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّ مَا كَانَتۡ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖۚ (٢٨) فَاَشَارَتۡ اِلَيۡهِ ؕ قَالُوۡا كَيۡفَ نُكَلِّمُ مَنۡ كَانَ فِى الۡمَهۡدِ صَبِيًّا (٢٩) قَالَ اِنِّىۡ عَبۡدُ
اللّٰهِ ۛؕ اٰتٰنِىَ الۡكِتٰبَ وَ جَعَلَنِىۡ نَبِيًّا ۙ (٣٠) وَّ جَعَلَنِىۡ مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ ۖ وَ اَوۡصٰنِىۡ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا ۖ (٣١) وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِىۡ ۚ وَ لَمۡ
يَجۡعَلۡنِىۡ جَبَّارًا شَقِيًّا (٣٢) وَ السَّلٰمُ عَلَىَّ يَوۡمَ وُلِدْتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ يَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا (٣٣)

اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی" مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا لوگوں نے کہا " ہم اِس سے کیا بات کریں جو گہوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے؟" بچہ بول اٹھا "میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب دی، اور نبی بنایا اور بابرکت کیا جہاں بھی میں رہوں، اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا، اور مجھ کو جبّار اور شقی نہیں بنایا سلام ہے مجھ پر جبکہ میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ زندہ کرکے اٹھایا جاؤں"

O sister of Aaron! Your father was not an evil man, nor was your mother an unchaste woman." Thereupon Mary pointed to the child. They exclaimed: "How can we speak to one who is in the cradle, a mere child?" The child cried out: "Verily I am Allah's servant. He has granted me the Book and has made me a Prophet and has blessed me wherever I might be and has enjoined upon me Prayer and Zakah (purifying alms) as long as I live; and has made me dutiful to my mother. He has not made me oppressive, nor bereft of God's blessings. Peace be upon me the day I was born and the day I will die, and the day I will be raised up alive."

محمد اقبال

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾

اللہ کی قدرت و نصرت کا ظہور

- حضرت مریم (علیہ السلام) نے فرشتے کی ہدایات کے مطابق اپنے نو مولود (حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے اوپر لگائی تہمت کے جواب کی ذمہ داری ان کے حوالے کی (اور خوف خاموشی اختیار کی)
- اس کے بعد حضرت مسیح کے وہ ارشادات ہیں جو انھوں نے اپنی اور اپنی والدہ ماجدہ کی بریت میں گھوارے کے اندر سے فرمائے
- حضرت مریم جس امتحان میں ڈال دی گئیں، اس سے پوری عزت اور سرخروئی کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کے لیے ضروری تھا کہ گود کا بچہ ہی ان کی پاک دامنی کی شہادت دے تاکہ کسی کے لیے بھی اس کے بعد اب کشائی کی گنجائش باقی نہ رہے
- پہلی بات انھوں نے یہ فرمائی کہ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ یعنی کوئی میری اس خارق عادت ولادت سے اس غلط فہمی میں نہ مبتلا ہو کہ میں کوئی مافوق بشر ہستی ہوں۔ میں اللہ کا بندہ ہی ہوں یہ قرآن نے ان کے ارشاد ابن اللہ کی صحیح تعبیر بتائی
- عبرانی میں ابن کا لفظ بندہ اور بیٹے دونوں کے لیے آتا ہے۔ موقع و محل سے اس کا تعین کرتے ہیں۔ حضرت مسیح کی واضح تعلیمات کی موجودگی میں اس لفظ کی تاویل میں کسی التباس کی گنجائش نہیں تھی لیکن پال نے اس کو فتنہ کا ذریعہ بنا لیا۔ اور تثلیث کا ایک پورا گورکھ دھندا تیار کر دیا۔
- دوسری بات انھوں نے یہ فرمائی کہ خدا نے مجھے کتاب و نبوت سے سرفراز فرمایا ہے اور میں جہاں کہیں بھی ہوں میرا وجود وہاں کے لیے سراپا خیر و برکت ہے۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) جہاں تک شریعت کا تعلق ہے توراۃ ہی کی شریعت پر عامل اور اسی کے داعی اور مجدد تھے۔ البتہ انھوں نے اس پر حکمت کا اضافہ فرمایا۔ یہی حکمت کے وعظ ہیں جو منتشر اور نا تمام حالت میں ہمیں انجیلوں میں ملتے ہیں

وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات (گہوارے میں)

- تیسری بات انھوں نے یہ فرمائی کہ مجھے زندگی بھر کے لیے نماز اور زکوۃ کی ہدایت ہوئی ہے۔ دراصل یہی دو چیزیں ہیں جو تمام دین و شریعت کی بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں اس وجہ سے تمام آسمانی شرائع میں سب سے پہلے انہی کا ذکر آتا ہے۔ ان کی ظاہری شکلیں مختلف ادیان میں مختلف رہی ہیں
- نماز آدمی کو اس کے رب سے صحیح طور پر جوڑتی ہے اور زکوۃ سے اس کا تعلق خلق کے ساتھ صحیح طور پر استوار ہوتا ہے۔ انہی دو چیزوں کی استواری پر تمام دین کے قیام کا انحصار ہے۔ اگر کوئی شخص ان کو ڈھادے گا تو وہ تمام دین کو ڈھادے گا اگرچہ وہ دین کے نام پر کتنی ہی لاف زنی کرے
- چوتھی بات انھوں نے یہ فرمائی کہ خدا نے مجھے اپنی ماں کا فرمان بردار بنایا ہے، مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا ہے۔ یعنی ہر چند میری ولادت کی نوعیت خاص ہے، میرے اوپر میرے رب کے انعامات بھی خاص ہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود میں ایک ماں کا بیٹا اور فرمان بردار بیٹا ہوں۔ خدا کے خاص انعامات کے معنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ میری حیثیت عرفی و بشری میں کوئی فرق آگیا ہے۔ ساتھ ہی یہ حقیقت بھی واضح فرمادی کہ جو اپنے ماں باپ کا فرمان بردار نہیں وہ جبار و شقی ہے۔
- سے انجیل کی بعض ان روایات کی تردید ہوتی ہے جن سے یہ گمان گزرا ہے کہ خدانخواستہ وہ حضرت مریم کا واجبی احترام نہیں کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت مسیح پر دعوائے الوہیت کی تہمت چپکائی گئی ہے تو اس کی تائید فراہم کرنے کے لیے اس قسم کی روایات بھی انجیلوں میں داخل کردی گئیں۔
- حضرت یحییٰؑ کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی ولادت، موت اور بعث کے ہر مرحلہ میں اپنے لیے سلام اور ان تحیات کی خبر دی ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

حضرت زکریا علیہ السلام ۔اسلام اور عیسائیت میں (موازنہ)

موضوع	اسلامی عقیدہ/ روایت	عیسائیت میں عقیدہ/ روایت (بائبل کے مطابق)
حیثیت	اللہ کے نبی تھے (کاہن نہیں تھے)	یروشلم کے ہیکل میں کاہن تھے (لوقا 1:5, 8-9)
بیوی کا نام	بیوی کا نام قرآن میں مذکور نہیں	بیوی کا نام "الزبتھ" بتایا گیا (لوقا 1:5, 13)
اولاد کی دعا	محرابِ عبادت میں دعا کی (سورۂ مریم: سورۂ آل عمران)	ہیکل میں بخور چڑھاتے وقت دعا کی (لوقا 1:8-13)
فرشتے کا ظہور	فرشتے نے دعا کے جواب میں خوشخبری سنائی (سورۂ مریم:7)	فرشتہ "جبرائیل" ظاہر ہوا (لوقا 1:11-13)
اولاد کی نشانی	تین دن/رات تک بولنے کی صلاحیت ختم ہو گئی (سورۂ مریم:10، آل عمران:41)	گونگے پن کی علامت ملی، جب تک یحییٰ پیدا نہ ہوا (لوقا 1:20-22, 6)
اولاد کا نام	بیٹے کا نام "یحییٰ" اللہ نے خود رکھا (سورۂ مریم:7)	نام "یحییٰ" (جان) فرشتے نے بتایا، (لوقا 1:13, 59-63)
مریمؑ سے تعلق	حضرت مریم کی کفالت کرتے تھے (سورۂ آل عمران: 37, 44)	مریمؑ کی خالہ "الزبتھ" ان کی بیوی تھیں (لوقا 1:36)
وفات	روایات کے مطابق شہید کیے گئے (تفصیل قرآن میں نہیں لیکن حدیث میں موجود ہے)۔	بائبل میں وفات کا ذکر نہیں۔ عیسائی روایات میں ان کی شہادت کا تصور عام نہیں

مشترکات: دونوں مذاہب میں حضرت زکریا کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔
دونوں میں بڑی عمر میں اولاد کی دعا اور معجزاتی طور پر اس کی قبولیت کا ذکر ہے

حضرت مریم علیہا السلام-اسلام اور عیسائیت میں (موازنہ)

موضوع	اسلامی عقیدہ/ روایت	عیسائیت میں عقیدہ/ روایت (بائبل کے مطابق)
نام/ لقب	مریمؑ، صدیقہ، پاکیزہ ترین عورت	کنواری میری (Virgin Mary)، مادرِ خدا (Mother of God)
پیدائش کا معجزہ	حضرت عمران کی بیوی نے نذر مانی کہ جو بچہ پیٹ میں ہے، وہ اللہ کی نذر ہوگا۔ اللہ نے اسے بیٹی (مریم) عطا کی- (آل عمران)	پیدائش کا کوئی غیر معمولی ذکر نہیں۔
پرورش	حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں (آل عمران: 37)	ہیکل میں پرورش پائی
پاک دامنی	معجزاتی طور پر کنواری رہیں، فرشتے نے انہیں "پاکیزہ" قرار دیا (سورۂ آل عمران: 42, 47)	کنواری پن کا عقیدہ (متی 1:18-25، لوقا 1:34-35)
معجزات	بے موسم پھل ملنا (سورۂ آل عمران: 37)، حضرت عیسیٰ کی معجزاتی پیدائش (سورۂ مریم: 16-22)	کوئی معجزہ منسوب نہیں (بائبل صرف عیسیٰ کی پیدائش کا ذکر کرتی ہے)
مقام وفضیلت	تمام عورتوں میں افضل (سورۂ آل عمران: 42)، جنت کی عورتوں کی سردار (حدیث)- تقویٰ اور پاکدامنی کی علامت	فضیلت ہے، مگر خدا کی ماں (Theotokos) کا درجہ کلیسائی عقیدہ ہے (خدا کو جنم دینے والی)

مشترکات: دونوں مذاہب کنواری مریم سے معجزاتی پیدائش پر متفق ہیں- دونوں مریم کو پاکیزہ اور برگزیدہ خاتون تسلیم کرتے ہیں (لیکن دونوں میں الوہیت کا فرق بہت بڑا فرق ہے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔اسلام اور عیسائیت میں (موازنہ)

موضوع	اسلامی عقیدہ/ روایت	عیسائیت میں عقیدہ/ روایت
توحید اور تثلیث	عیسیٰ ، روح اللہ، المسیح، ابن مریم، کلمتہ اللہ، عبداللہ، رسول اللہ، المبارک	Jesus, Christ, Jesus Christ, Messiah, Son of God, Emmanuel (Immanuel), Alpha and Omega, The Word (Logos), Savior, Lamb of God
مقام/درجہ	اللہ کے رسول اور نبی، مسیح	خدا کا بیٹا، تثلیث (Trinity) کا دوسرا رکن (اقنوم)
پیدائش	معجزاتی پیدائش (کنواری مریم علیہ السلام سے) -(سورۂ مریم :16-22)- پیدائش پر معجزات کا ظہور	کنواری مرین علیہ السلام سے پیدائش- (متی 1:18-25،لوقا 1:34-35)، پیدائش پر معجزات (بائبل میں مذکور نہیں)۔
وحی/الہام	انجیل ان پر نازل ہوئی (سورۂ حدید)، وحی کے ذریعے اللہ کی رہنمائی	خدا کا کلام، مگر خود خدا ہونے کی حیثیت سے تعلیم دیتے ہیں
معجزات	مردوں کو زندہ کرنا، اندھوں کو بینائی وغیرہ اللہ کے اذن سے (المائدہ)	خدائی اختیار سے معجزات کیے (بطور خدا یا خدا کے بیٹے)
نزولِ ثانی	آخری زمانے میں نازل ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے، اسلام کی حکمرانی قائم کریں گے (حدیث)۔	آخری زمانے میں دوسرا ظہور (Second Coming)، دنیا کی عدالت کریں گے (متی 25:31-46)
کفارہ	ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار؛ کسی کی قربانی گناہوں کا کفارہ نہیں	صلیب پر ان کی موت تمام انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہے
قرآن / انجیل میں ذکر	قرآن کریم میں آپ کا ذکر 25 مرتبہ آیا ہے	اناجیل میں مرکزی کردار، پورے نئے عہد نامے میں اہم

اسلام اور عیسائیت میں عقائد کا فرق - (موازنہ)

موضوع	اسلامی عقیدہ/ روایت	عیسائیت میں عقیدہ/ روایت
توحید اور تثلیث	سخت توحید: اللہ ایک ہے، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ باپ (الاخلاص)	تثلیث: خدا تین اقانیم میں ہے- باپ، بیٹا (عیسیٰ)، روح القدس
	عیسیٰ علیہ السلام بشر اور رسول ہیں، الوہیت کا انکار	عیسیٰؑ پورے خدا اور پورے انسان ہیں
	روح القدس جبرائیل علیہ السلام ہیں (سورۃ البقرہ: 97)	روح القدس تثلیث کا تیسرا اقنوم ہے (یوحنا14:26)
نجات کا نظریہ (Salvation)	ایمان۔اعمال اور اللہ کی رحمت سے نجات (سورۃ الزمر: 53) ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار (سورۃ المدثر: 38)۔	صرف عیسیٰؑ کی صلیبی قربانی سے نجات- عیسیٰ کے کفارے پر ایمان لانے سے نجات
	گناہوں کی معافی: توبہ اور رحمت سے (سورۃ النور: 31)	گناہوں کی معافی: صلیب کی قربانی سے
الہامی کتب اور شریعت	قرآن آخری الہامی کتاب- تورات، زبور، انجیل کو بھی مانتے ہیں (سورۃ البقرہ: 4)	بائبل (عہد نامہ قدیم + جدید) واحد مستند کتاب۔
	موجودہ چار اناجیل (متی، مرقس، لوقا، یوحنا) الہامی ہیں۔	انجیل عیسیٰ پر نازل ہوئی، لیکن موجودہ اناجیل میں تحریف (سورۃ المائدہ: 15)
	شریعت (نماز، روزہ، زکوۃ، حج) لازم ہے (سورۃ البقرہ: 43)۔	شریعت کی ضرورت نہیں (پال نے ختم کیا)، ایمان ہی کافی ہے

اسلام اور عیسائیت میں عقائد کا فرق - (موازنہ)

موضوع	اسلامی عقیدہ/ روایت	عیسائیت میں عقیدہ/ روایت
اولین گناہ کا تصور	ناپید-آدم علیہ السلام کے گناہ کا اثر ان تک محدود (سورۃ البقرہ: 37)	فطری گناہ- آدم کا گناہ تمام انسانوں میں منتقل (رومیوں 5:12)
مریم کی عظمت	تمام عورتوں میں افضل، لیکن عبادت کے لائق نہیں (آل عمران)	خدا کی ماں (Theotokos)، شفاعت کی قوت رکھتی ہیں
اہلِ کتاب	یہود و نصاریٰ اہلِ کتاب، ان سے حسنِ سلوک (العنکبوت: 46)	غیر مسیحی نجات سے محروم (یوحنا 14:6)
جنت/ جہنم	دونوں ابدی، نجات توحید اور اعمال پر منحصر (سورۃ البینہ: 7-8)	نجات صرف عیسیٰؑ پر ایمان سے (یوحنا 3:16)

عیسائیت کے عقائد (انگلش ۔ اردو اصطلاحات)

وضاحت	English Term(s)	اردو اصطلاح
عیسائیت میں حضرت عیسیٰ کی الوہی حیثیت	Son of God	خدا کا بیٹا
باپ، بیٹا اور روح القدس میں سے ایک	Second Person of the Trinity	تثلیث کا دوسرا اقنوم
انسانوں کے گناہوں کی کفارہ کے لیے موت	Crucifixion / Atonement	صلیب پر قربانی
تیسرے دن قبر سے اُٹھنا (اور زندہ ہونا)	Resurrection	موت کے بعد جی اُٹھنا
صلیب پر چڑھا کر گناہوں کا بدلہ چکانا	Atonement	کفارہ

عیسائیت کے عقائد (انگلش - اردو اصطلاحات)

وضاحت	English Term(s)	اردو اصطلاح
خدا کے تین اقانیم : باپ، بیٹا، روح القدس	Trinity	تثلیث
تثلیث کا تیسرا اقنوم	Holy Spirit	روح القدس (تیسرا اقنوم)
تثلیث کا ہر جز	Person	اقنوم (جمع اقانیم)
صلیب کی موت سے گناہوں سے چھٹکارا	Salvation through Crucifixion	صلیب کی قربانی سے نجات
حضرت آدم کے گناہ کی موروثی سزا	Original Sin	فطری یا موروثی گناہ
اعمال نہیں، صرف ایمان سے نجات	Salvation by Faith	ایمان کے ذریعے نجات
مقدس 4 اناجیل (متی، مرقس، لوقا، یوحنا کی اناجیل)	Four Gospels (Gospel of Matthew, Mark, Luke, John)	اناجیل اربعہ
فسح (Passover) کے موقع پر عیسیٰؑ کا آخری کھانا	Last Supper	آخری کھانا
مسیحی ہونے کی رسم	Baptism	بپتسمہ
روٹی اور شراب کی رسم	Eucharist / Holy Communion	رب کا عشا
روم کا بشپ، کیتھولک کلیسیا کا سربراہ	Pope	پوپ
گناہوں کا پادری کے سامنے اقرار	Confession	اعتراف گناہ